بسم اللہ الرحمن الرحیم

07:دین کے چھ بنیادی اصول - چھٹا اصول

[چھٹا اصول: قرآن وسنت کی پیروی کا بیان]

آخری اصل-اصول نمبر چھ،امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "**رَدُّ الشبهة التي وضعها الشيطان في ترك القرآن والسنة**" (اس شبے کا رد جسے شیطان نے وضع کیا قرآن اور سنت کو ترک کرنے میں)۔اچھا یہ جو اصل ہے پہلے بتادوں میں کہ بعض صوفیوں نے امام صاحب رحمہ اللہ کا امتحان لینا چاہا کہ اپنے آپ کو عالم کہتے ہیں تو انہوں نے (کوئی بلاغت ولغت کا عالم تھا صوفی) شیخ صاحب رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ایک چھوٹی سی سورۃ کے تعلق سے انہوں نے یہ گزارش کی کہ اس آیت کے ذرا لغوی فوائد تو بیان فرمائیں "لغوی فوائد"۔تو شیخ صاحب نے اس کے جواب میں یہ اصل یہاں پر بیان فرمایا ہے ذرا اصل پر غور کریں ذرا، فرماتے ہیں:

"**رَدُّ الشبهة**" (اس شبے کا رد) "**التي وضعها الشيطان**" (جسے شیطان نے وضع کیا)۔شیطان نے، حقیقت میں شیطان کا شبہ ہے ناں۔ "**في ترك القرآن والسنة**" (کہ قرآن اور سنت کو چھوڑنے کا شبہ) "**واتباع الآراء والأهواء**" (اور اپنی آراء اور اُہوا (خواہش نفس) کی اتباع کرنا) "**المتفرقة المختلفة**" (جو متفرق اور مختلف ہے)۔دو رائے برابر تھوڑی ہیں، جب رائے کا اختلاف ہے تو پھر حقیقت کا بھی اختلاف ہوتا ہے ۔"**وهي**" (اور وہ شبہ یہ ہے) "**أن القرآن والسنة**" (کہ قرآن اور سنت) "**لا يعرفها إلا المجتهد المطلق**" (اور قرآن اور سنت کا علم قرآن اور سنت کی سمجھ صرف مجتہد مطلق ہی کر سکتا ہے دوسرا کوئی کر نہیں سکتا) "**والمجتهد هو الموصوف بكذا وكذا**" ((مجتہد کون ہے کہتے ہیں)ان کے نزدیک ایسا ہے جن کے اندر یہ صفات پائی جائیں "**بكذا و كذا**") کون سی؟ "**أوصافاً لعلها لا توجد تامة في أبي بكر وعمر**" (ایسے وصف بیان کرتے ہیں مجتہد کی جو اجتہاد کرتے ہیں اور جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن اور سنت کو صرف وہی سمجھ سکتے ہیں، ایسے ان کے وصف بیان کرتے ہیں جو شاید ابو بکر، عمر میں بھی نظر نہ آئیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم أجمعین)) "**فإن لم يكن الإنسان كذلك**" (تو پھر اگر کوئی شخص ویسا نہیں ہے) "**فليُعرِضْ عنهما**" (تو قرآن وسنت سے دور ہو جائے اس کے بس کی بات نہیں ہے) "**فرضاً حتماً لا شك ولا إشكال فيه**" (عوام الناس کے اوپر فرض ہے حتم ہے اس میں کوئی شک نہیں کوئی اشکال نہیں ہے کہ وہ دور ہو جائے قرآن وسنت سے وہ سمجھ نہیں سکتے) "**ومن طلب الهدى منهما**" (اور جو ہدایت قرآن اور سنت سے طلب کرے) "**فهو إما زنديق**" (یا تو وہ زندیق ہے بے دین ہے یا منافق ہے) "**وإما مجنون**" (یا وہ پاگل ہے)۔

کیوں؟ "**لأجل صعوبة فهمها**" (کیونکہ قرآن اور سنت کو سمجھنا بہت مشکل ہے) "**فسبحان الله وبحمده**" (پاک ہے اللہ تعالیٰ اور حمد وثناء سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی کے ساتھ) "**كم بيَّن الله سبحانه شرعاً وقَدَرًا خلقاً وأمراً**" (اللہ تعالیٰ نے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے شرعی طریقے سے قدری طریقے سے، خلق کے طریقے سے، اَمر کے طریقے سے) "**في رد هذه الشبهة الملعونة**" (اس ملعون شبے کے رد

میں واضح آیات اور دلائل ہیں)''من وجوہ شتی''(مختلف انداز بیان اور طریقوں سے)''بلغت إلى حدِّ الضروريات العامة''(اتنے مختلف انداز بیان ہیں کہ قرآن اور سنت کو سمجھنا آسان ہے مشکل نہیں ہے کہ وہ ضروریات عامہ کی حد تک پہنچ چکے ہیں(جیسا کہ مسلمان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق اور مالک ہے یہ ضرورت ہے ہم جانتے ہیں ناں یہ، ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر تھوڑا سا بھی کوئی شخص غور و فکر کرے تو اس کو آسانی سے سمجھ آجائے گی))﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾(الاعراف:187)(لیکن اکثر لوگ جاہل ہیں جانتے نہیں ہیں(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں))۔پھر سورۃ یٰس کی آیت نمبر 7 سے 11 تلاوت فرمائی،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۹ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ﴾

(یس:7-11) سبحان اللہ۔

اُن میں سے اکثر لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا کوئی حق ثابت ہوا﴿فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾(اکثر ایمان نہیں لاتے)﴿اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا﴾(ان کی گردنوں میں غل اور طوق لگادیئے گئے ہیں)﴿فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ﴾(گردن سے اب کان تک ہے اور وہ ذلیل وخوار ہیں تکلیف دہ عذاب میں)۔یہ کیوں ہوا؟﴿وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا﴾(آگے سے اور پیچھے سے(سد جانتے ہیں بڑا بیریئر بڑی رکاوٹ، کبھی دیکھا ہے پانی کا بند کیسے بنایا جاتا ہے نہروں پر بڑے دریاؤں پر؟اسے سد بولا جاتا ہے)اتنی بڑی رکاوٹیں ہیں ان کے آگے سے اور پیچھے سے)﴿فَاَغْشَيْنٰهُمْ﴾((غشاء کہتے ہیں پردے کو)ان پر پردے ڈال دیئے))﴿فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ﴾(کچھ نظر نہیں آتا ان کو)۔یہ عذاب ہے ان پر کہ جب ایمان نہیں لے کر آتے واضح آیات پر تو یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔﴿وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ﴾(اور اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہے ان کے لیے)﴿ءَاَنْذَرْتَهُمْ﴾(انہیں ڈراؤ)﴿اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ﴾(یا نہ ڈراؤ)﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾(یہ تو ایمان لانے والے نہیں ہیں)اللہ اکبر۔

کتنے عجیب لوگ ہیں یہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیارے انداز میں انہیں سمجھاتے ہیں ڈراتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی فائدہ نہیں ہے ایمان نہیں لائیں گے!﴿اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ﴾(ہاں ان کو ڈرا سکتے ہو وہ ضرور ڈریں گے جو قرآن مجید کی اتباع کرتے ہیں)۔اب ذکر اللہ تعالیٰ کی وحی ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحی کی اتباع کرتے ہیں، خاص مفہوم ہے ''قرآن'' عام مفہوم ہے ''وحی''(قرآن اور سنت، قرآن اور صحیح حدیث)۔﴿وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ﴾ (اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جو رحمٰن سے ڈرتے ہیں غیب میں(اگر اکیلے کوئی دیکھ نہیں رہا تب بھی وہ ڈرتے ہیں اپنے ربّ سے، جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا رقیب ہے مراقبہ کرتا

ہے))۔ایسے لوگوں کو﴿فَبَشِّرْهُ﴾(ان کو بشارت دو)﴿بِمَغْفِرَةٍ﴾ (مغفرت، بخشش کی بشارت دو)﴿وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ﴾(اور کریم عظیم اجر کی(کریم اجر سب سے اچھا اجر))۔

بعض صوفی جو ہیں وہ قرآن مجید کی ساتوں قراءات کو بہترین طریقے سے جانتے ہیں"القراءات السبع"،اور لغت اور بلاغت میں بڑی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں بڑی پوزیشن ہے ان کی دنیا میں لیکن عجب بات ہے کہ قرآن مجید کو سات انداز سے پڑھنا جانتے ہیں، تلفظ بھی ان کا ٹھیک ہے، قرأت بھی ان کی ٹھیک ہے، ترتیب اور تجوید بھی ان کی زبردست ہے لیکن قبروں کا طواف کرتے ہیں، غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں،ان کے لیے قربانیاں کرتے ہیں نذرو نیازیں کرتے ہیں! کیا کام آئے گا ان کو یہ علم قیامت کے دن کیا کام آئے گا؟! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ﴾(القصص :65)(تم لوگوں نے رسولوں کو کیا جواب دیا؟)۔

رسول کیا لے کر آئے تھے؟سب سے پہلی اور بنیادی دعوت انبیاء اور رسل علیہم الصلاۃ والسلام کی﴿اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾ (المؤمنون:32)(ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی معبود برحق نہیں)۔

جتنے بھی رسل، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام آئے ہیں یہی بنیادی دعوت تھی﴿وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾(هود:61)(اے میری قوم تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ایک اللہ کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہ پکارو، کسی کی عبادت نہ کرو)۔

لیکن یہ لوگ بڑا علم ہے لوگوں کا امتحان بھی لینا چاہتے ہیں کہ اس آیات سے ذرا فوائد نکال کر دکھائیں لغوی فوائد کتنے ہیں؟لغوی فوائد کا کیا کریں گے قیامت کے دن جب شرک اکبر پر مر رہے ہو تو ان لغوی فوائد سے کیا فائدہ ہو گا تمہیں؟! دس لغوی فوائد بیان کر دو مجھے اللہ کی قسم جب تک شرک سے توبہ نہیں کریں گے کوئی نجات نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے مشرک پر"حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"جنت حلال کبھی نہیں ہوسکتی مشرکوں پر۔اپنا عقیدہ درست کریں پھر آئیں بات کریں چاہے آپ کو لغوی فائدہ آئے یا نہ آئے جو شرعی فوائد ہیں وہ تو سمجھو میرے بھائی! ہر آیت میں بنیادی پیغام ہوتا ہے بنیادی پیغام کیا ہے اس پر بات کریں۔لغت ہے عرب زبان ہے، یہ ہے وہ ہے یہ بعد کی باتیں ہیں، جو شخص بنیاد سے ناواقف ہے اسے ان چیزوں سے واقفیت سے کیا فائدہ ملنے والا ہے؟! تو اپنے اندر پہلے ایسی صلاحیت پیدا کریں کہ بنیاد سے واقف ہو جائیں۔

آیئے آتے ہیں دیکھتے ہیں کیا قرآن مجید ہم سمجھ سکتے ہیں یا نہیں سمجھ سکتے؟قرآن اور سنت کو سمجھنا آسان ہے یا مشکل ہے؟چند سوال ہیں ان سوالوں کے جواب میں بات آسان ہو جائے گی، سوال:

(۱) کیا قرآن مجید کو سمجھنا ضروری ہے؟(۲) کیا قرآن مجید کو سمجھنا ممکن ہے؟(۳) کیا ہم بھی قرآن مجید سمجھ سکتے ہیں یا صرف علماء اور فقہاء کا کام ہے؟(۴) کیا ہم قرآن مجید کو سمجھنا چاہتے ہیں کہ نہیں؟(۵) قرآن مجید سمجھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

کیا قرآن مجید کو سمجھنا ضروری ہے یا صرف پڑھنے ہی پر گزارا کرنا ہے؟! سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے تدبر کے لیے اصل مقصد یہ ہے اور تدبر بغیر سمجھنے کے ہو نہیں سکتا تو سمجھنا ضروری ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا غالب ہوئے مومن ہوئے، اولیاؤں کے سردار ہوئے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھا صدیق ہو گئے، ابو جہل نے نہیں سمجھا جہالت کا باپ نکلے، تو سمجھنا ضروری ہے۔

کیا قرآن مجید کو سمجھنا ممکن ہے؟:

اگر ممکن نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم قرآن مجید کو نازل نہ فرماتا اور یہ قرآن کتاب مبین نہ ہوتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿حٰمٓ ① وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾(الزخرف:1-3)

سبحان اللہ، ﴿حٰمٓ﴾ حروف مقطعات ہیں، یہ قرآن مجید جو یہ ان ہی حروف سے عربی زبان کے بنا ہوا ہے کوئی اور نئی کتاب نہیں ہے کوئی تم ان سے واقف ہو بہترین طریقے سے۔ اور قسم ہے کتاب مبین کی ﴿وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ﴾ (یہ قرآن کتاب مبین ہے (مبین (واضح) ہے کھول کھول کر چیزوں کو بیان کرنے والی کتاب ہے))۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی قسم کھا رہے ہیں، کیسی وضاحت کرتا ہے، کیا وضاحت ہے اس کے اندر کیسا مبین ہے، جواب قسم دیکھیں ﴿اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا﴾ (ہم نے اس قرآن کو عربی بنایا ہے نازل کیا ہے) ﴿لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (تاکہ تم سمجھ سکو)۔ اگر سمجھنا نا ممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے نازل نہ فرماتا۔

کیا ہم قرآن مجید کو سمجھ سکتے ہیں یا صرف علماء اور فقہاء کا کام ہے جیسا کہ ابھی یہ بڑی غلط فہمی ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر:17) اور یہ آیت تقریباً کئی مرتبہ ریپیٹ (repeat) ہوئی ہے اس ایک سورۃ میں (اور بے شک تحقیق ہم نے قرآن مجید کو آسان کر دیا ذکر کے لیے نصیحت کے لیے تو کوئی ہے جو سوچے اور سمجھے، کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟)۔ سبحان اللہ۔

"ولقد يسرنا القرآن للعلماء"؟! کس کے لیے ہے؟ ﴿لِلذِّكْرِ﴾ اور نصیحت سب کے لیے ہے کہ نہیں؟ سب کے لیے نصیحت ہے لیکن کوئی ہے جو سوچے اور سمجھے بات تو یہ ہے۔

امام ابن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ﴾ یعنی "سهلناه بالتبيين والتفصيل" (﴿يَسَّرْنَا﴾ آسان کر دیا بیان کے انداز میں اور تفصیل میں بھی آسان ہے) "للذكر لمن أراد أن يتذكر أو يعتبر به" (جو نصیحت چاہتا ہے اس کے لیے) ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (تو کوئی ہے جو غور وفکر کرنا چاہے اور سمجھنا چاہتا ہے)۔

کیا ہم قرآن مجید کو سمجھنا چاہتے ہیں اصل بات یہ ہے۔یہ معلوم ہوا کہ ضروری بھی ہے، سمجھنا ممکن بھی ہے،اور ہم سمجھ بھی سکتے ہیں لیکن کیا ہم سمجھنا چاہتے ہیں؟

سچ بات ہے اگر ہم سمجھنا چاہتے ہوتے تو آج ہمارا یہ حال نہ ہوتا !إلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔یاد رکھیں جب تک ہم خود اپنے اندر قرآن مجید کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا نہیں کریں گے ہم قرآن مجید کو سمجھ نہیں سکیں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ذرا غور کریں:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾(محمد:24)

(کیا یہ قرآن مجید پر غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں)

جب تک دلوں پر تالے ہیں تو قرآن سمجھ نہیں سکتے، غور وفکر نہیں کر سکتے تو سب سے پہلے دلوں کے تالے کھولنے پڑیں گے،اور دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾(البقرۃ:1سے2)

یہ ہدایت متقین کے لیے ہے متقی بنو اور ہدایت حاصل کرو۔ہدایت بغیر سمجھنے کے ممکن ہے؟اگر ہم سمجھنا چاہتے ہیں تو دو راستے ہیں کہ دل کے تالے کھول دو، متقی پرہیز گار بن جاؤ قرآن مجید سمجھنا ممکن ہے آسان ہے۔

قرآن مجید کو سمجھنے کا طریقہ کیا ہے یہ اصل بنیادی بات ہے۔

دو طریقے ہیں(۱)ایک ہے حق طریقہ،اور ایک ہے اور بالکل واضح ہے اور آسان ہے۔(۲)دوسرا ہے باطل طریقے،ایک سے زیادہ ہیں مشکل ہے اور غلط ہے۔

صحیح طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث سے اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع التابعین اور سلف صالحین کی سمجھ سے یہ طریقہ صحیح ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾(النحل:44)(اور ہم نے نازل کیا آپ کی طرف اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴿الذِّكْرَ﴾ یعنی وحی قرآن مجید)۔کیوں نازل فرمایا؟﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ﴾(تاکہ لوگوں کو بیان فرماؤ)﴿مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾(جو ان کی طرف نازل کیا گیا)﴿وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾(تاکہ وہ غور وفکر کریں)۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کی بہترین طریقے سے اور بہترین انداز میں وضاحت فرمائی ہے،اور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (یہودیوں کے اکہتّر فرقے بنے، نصاریٰ کے بہتّر فرقے بنے اور میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی سارے کے سارے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سا فرقہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "هُم عَلى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" (جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں)۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "عَلى مَا أَنَا عَلَيْهِ" (جس پر میں ہوں) باقی سارے بہتّر فرقے "عَلى مَا أَنَا عَلَيْهِ" ہیں جو بہتّر جو جہنم میں جارہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہیں قرآن اور سنت کی بات سارے کرتے ہیں، اور آج غور کریں آپ کہ رافضی ہیں، صوفی ہیں، بریلوی ہیں، دیوبندی ہیں، قادیانی ہیں، جتنے بھی گروہ ہیں سب کہتے ہیں قرآن مجید کی آیت اور یہ حدیث ہے۔ لیکن پھر یہ اتنا بڑا اختلاف کیوں تفرقہ کیوں؟ کیونکہ اصل بنیادی وجہ جو ہے کہ سمجھا کیسے ہے اس پر اختلاف ہے۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہتّر فرقے "عَلى مَا أَنَا عَلَيْهِ" پر ہیں قرآن اور سنت کی بات سارے کرتے ہیں تو ایک یہ امتیازی بات جو ہے وہ اُس گروہ کے پاس ہے جو جنت میں جارہا ہے جو جنت میں جائے گا "وَأَصْحَابِي" کی قید جو ہے یہ ضروری ہے کہ اِنہوں نے قرآن اور سنت کو صحابہ کرام کی سمجھ سے ہی سمجھا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے براہ راست سمجھا ہے قرآن اور سنت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صحابہ کرام سے تابعین نے سمجھا ہے اور ان سے تبع التابعین نے سمجھا ہے۔ یہ تین بہترین زمانے ہیں جن کی گواہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی صحیح حدیث میں۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن اور سنت کو سمجھنا ہے صحابہ اور سلف کی سمجھ کے مطابق یہی نجات کا راستہ ہے۔

اسی لیے قرآن مجید میں جب ہم پڑھتے ہیں سورۃ الفاتحہ میں کیا دعا کرتے ہیں؟ سورۃ فاتحہ کا لب لباب کیا ہے؟

ہم دعا مانگنا چاہتے ہیں ناں پہلے تحمید ہے حمد وثناء ہے اللہ تعالیٰ کی پھر وعدہ ہے، پھر جو ہم چاہتے ہیں اس کو بیان کرتے ہیں جو دعا ہے ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ﴾۔ کس کی صراط مستقیم ہے؟ ﴿صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ یہ کون ہیں؟ ﴿وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا﴾ (النساء:69) اللہ اکبر۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سب سے پہلے ہیں پھر ذرا تینوں پر غور کریں کون ہیں؟ ﴿الصِّدِّيۡقِيۡنَ﴾ انبیاء علیہم الصلاہ والسلام کے بعد ﴿وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ﴾ صحابہ کرام سے بہتر کوئی دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے اندر یہ تین چیزیں پائی جائیں؟! صدیقین، شہداء سب زیادہ کون ہیں؟ کس نے قربانی دی سب سے زیادہ کون شہید ہوا زیادہ؟ صالحین سب سے زیادہ کون ہیں پوری امت میں؟ تو صحابہ کرام رضی

اللہ عنہم کا راستہ ہے۔﴿وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ جو ان کے راستے کو اختیار کرتے ہیں جو ان کے دوست بنتے ہیں وہی خیر میں ہیں (احسان کا درجہ ہے بہترین)۔

جو دوسرا طریقہ ہے جو باطل طریقہ ہے وہ اس کے خلاف ہے کہ قرآن اور حدیث کو سمجھا تو ہے لیکن سلف کی سمجھ کے علاوہ، جب سلف کی سمجھ کو چھوڑیں گے پھر بہت ساری مصیبتیں آئیں گی! مختلف راستے ہیں، عقل کا راستہ ہے، منطق کا راستہ ہے، کشف ہے، ذوق ہے، وجد ہے، خواب ہیں، براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرنا ہے تو مختلف راستے ہیں اور آج بعض لوگ یہ دعویدار ہیں کہ بعض اولیاء اللہ تعالیٰ سے براہ راست علم حاصل کرتے ہیں!

تو میرے بھائی! یہ شبہ جو ہے یہ محض ایک شبہ ہے غلط فہمی ہے، اگر ان کی یہ بات درست ہوتی کہ صرف مجتہد مطلق ہی قرآن مجید کو سمجھ سکتا ہے اور بڑا عالم ہونا چاہیے، تفسیر کا عالم، لغت کا عالم، نحو کا عالم، بلاغت کا عالم، سب جتنے بھی علم ہیں یہ اور پڑھا لکھا ضرور ہونا چاہیے تو عالم پڑھا لکھا کیسے ہو سکتا ہے؟!

ذرا صحابہ کرام کے حال پر دیکھیں کتنا پڑھے لکھے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم؟ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے لکھے تھے؟ اُمی تھے﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾(الجمعہ :2) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی جو اُمی تھے ان ہی میں سے ایک رسول کو بھیجا۔

اُمی کسے کہتے ہیں؟ جو اَن پڑھ ہو، جو پڑھنا اور لکھنا نہ جانتا ہو۔ ارے اُمی اور اولیاؤں کے سردار، بڑے عالم! سبحان اللہ۔ اگر قرآن اور سنت کو سمجھنے کے لیے عالم ہونا ضروری ہوتا یعنی پڑھا لکھا ہونا ضروری ہوتا تو صحابہ کرام کبھی نہ سمجھتے۔

صحابہ کرام نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کیا براہ راست اور آج ہم پر بھی واجب ہے کہ ہم صحابہ کرام کے راستے کو اپنائیں اور قرآن اور سنت کو سمجھیں جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اَجمعین نے سمجھا تھا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾(النحل:43)(سوال کرو اہل ذکر سے جو جاننے والے ہیں جو علم رکھتے ہیں)﴿اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾(اگر تم نہیں جانتے)۔

ہم نہیں جانتے کہ سورۃ الاخلاص کا بنیادی پیغام کیا ہے تو دیکھیں صحابہ کرام نے کیا فرمایا ہے، ہم نہیں جانتے کہ اس آیت کا مفہوم کیا ہے﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾(ق:16)(اور ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) صحابہ کرام کا کیا موقف رہا۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ ہر جگہ موجود ہے۔ اس آیت میں ہے ہر جگہ موجود کا لفظ ہے﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾(الحدید:4) ہر جگہ موجود کا لفظ ہے کہ تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے ہر جگہ موجود کا لفظ ہے؟ واضح لفظ نہیں ہے اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں۔ جو واضح لفظ ہے وہ کیا ہے؟﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾(طٰہ:5)۔

صحابہ کرام نے کیسے سمجھا ان آیتوں کو کیسے سامنے رکھا؟ بڑے صحابی سے نہ پوچھیں ایک چھوٹی صحابیہ سے پوچھ لیں آپ جس کی عمر دس سال سے کم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرتے ہیں "أَيْنَ اللهُ ؟" (اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟) کہتی ہیں "فِي السَّمَاءِ"، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں کون ہوں؟ کہتی ہیں أَنْتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہیں فرماتے ہیں "أَعْتِقْهَا، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ" اسے آزاد کردو یہ مومن ہے یہ مومنہ لڑکی ہے۔

ایمان کی نشانی کیا ہے کس بنیاد پر یہ مومنہ ہے؟ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے آسمانوں پر ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو جواب یہ ہونا چاہیے تھا ان جب جواب یہ نہیں ہے تو پھر کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ یہ جواب دے جب پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، یہ غلط ہے۔

دیکھیں دو جواب ہیں کہ ہر جگہ موجود ایک جواب، اور دوسرا ہے اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے آسمانوں پر ہے۔ دونوں ایک جواب نہیں ہیں، ایک جواب کی تصدیق اور گواہی صحت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے، دوسرا جواب اُس سے مخالف ہے۔ تو دونوں میں سے ایک بات ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو پھر گواہی بھی سچ پر دی کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے آسمانوں پر ہے، یہ سچا جواب ہے صحیح ہے، اور اگر یہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ جواب سچا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو پھر مومن نہیں، کہنے والا مومن ہو نہیں سکتا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ آپ اس کی تاویل اوپر سے لے کر نیچے سے لے کر، دائیں سے بائیں سے، آگے سے پیچھے سے، جہاں سے بھی لے کر آئیں بات نہیں بنے گی۔

﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ مفہوم ہے ہم نے تو یوں سمجھا ہے اور اسی طریقے سے کوئی بھی آپ آیت لے لیں جس پر آج اختلاف ہے سمجھنے میں مفہوم میں، اہل سنت والجماعت کا اور اہل بدعت والخرافات کا، صحابہ کرام کی سمجھ کے ترازو پر تو لیں اور آگے بڑھتے جائیں اسی میں خیر وعافیت ہے اسی میں نجات ہے۔ واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 07: دین کے چھ بنیادی اصول-چھٹا اصول سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio